انار کی کاشت

مرتبین:

ضیاء الرحمان آفیسر گریڈ II

محمد اکرام الحق سینئر وائس پریذیڈنٹ

زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ

www.ztbl.com.pk

انار کی کاشت

تعارف:

انار دنیا کے قدیم ترین پھلوں میں سے ایک ہے۔قرآنِ پاک میں انگور، کھجور، انجیر، زیتون اور انار کا ذکر جنت کے پھلوں کے طور پر آیا ہے۔ انار پونیکسی (Punicacea) خاندان سے تعلق رکھتا ہے

اور اس کا آبائی وطن ایران ہے اور پاکستان میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کا درخت جھاڑی دار اور شاخیں کانٹے دار ہوتی ہیں اور یہ پانچ میٹر کی لمبائی تک بڑھتا ہے اور اس پر شوخ نارنگی رنگ کے پھول آتے ہیں۔ اس کے گول اور خربوزے کے حجم کے پھل میں بہت سے چھوٹے لال یا سفید رنگ کے دانے ایک پتلی کاغذی تھیلی میں جمالیاتی انداز میں پیکٹ کی شکل میں موجود ہوتے ہیں اور جس کے باہر ایک سخت بھورے رنگ کا چھلکا موجود ہوتا ہے۔

انار دنیا کے استوائی اور نیم استوائی علاقوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔لیکن اس کے

باوجود عالمی منڈی میں اس کی تجارت بہت محدود پیمانے پر ہو رہی ہے۔ انار بہت سے استوائی ممالک میں سب سے قدیم اگایا جانے والا پھل ہے، خاص طور پر خشک علاقہ جات میں اور ایران، بھارت، پاکستان، افغانستان اور سعودی عرب میں بھی اگایا جاتا ہے اور جنوبی امریکہ کے نیم استوائی خطوں میں بھی اگایا جاتا ہے۔ پاکستان میں لورالائی قلعہ سیف اللہ، ژوب قلات، ملتان، مظفر گڑھ، بہاولپور، چترال، ایبٹ آباد، ہری پور، اور ساؤتھ وزیرستان میں کاشت ہوتا ہے۔

ہندوستان دنیا کا انار پیدا کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ پاکستان کی سالانہ پیداوار 50109 ٹن ہے، پاکستان میں پیداوار کے لحاظ سے بلوچستان بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ پاکستان کا 65% انار صوبہ بلوچستان میں پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ خیبر پختونخواہ اور پنجاب میں بھی چھوٹے پیمانے پر کچھ علاقوں میں انار کی کاشت کی جارہی ہے۔ انار کی جنگلی اقسام جو کہ کشمیر اور مری کے پہاڑی علاقوں میں اگتی ہیں، کھٹی ہونے کی وجہ سے انار دانہ بنانے کے کام آتی ہیں جو کہ برصغیر میں بننے والی دالوں اور سبزیوں میں ذائقے کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔

غذائی اور طبی فوائد:

انار اپنی صحت مندانہ خصوصیات کی وجہ سے کافی شہرت پا رہا ہے۔ عام طور پر انار کے خوردنی اجزاء ڈبہ بند مشروبات، جیم، جیلی اور خاص طور پر تازہ جوس بنانے میں استعمال ہوتے ہیں۔ انار اپنے لذیذ ذائقے، طبی اور دافع امراض خصوصیات کی وجہ سے اہمیت کا حامل ہے لوگ اس کے دانے کھانا پسند کرتے ہیں اور کچھ لوگ اسے مشروب کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

انار کا جوس بلند فشارِ خون اور دل کے مریضوں کے لئے بہترین علاج ہے۔ اس کا جوس کینسر اور دوسری بیماریوں سے لڑنے کیلئے بھی بے حد مفید ہے۔ انار کا خوردنی حصہ پورے پھل کے 52 فیصد حصے پر مشتمل ہوتا ہے جس میں سے 78 فیصد رس اور، باقی 22 فیصد بیجوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ انار کے بیج لحمیات، خام ریشوں، پیکٹن اور ٹوٹل شوگر کا بہترین ذریعہ ہیں۔ 100 گرام انار کے جوس میں مندرجہ ذیل غذائی اجزاء موجود ہوتے ہیں:

توانائی	83 کیلوری ،	وٹامن بی 6	0.08 ملی گرام
نشاستہ	18.7 گرام ،	فولیٹ	38 مائیکروگرام
شوگر	13.7 گرام ،	وٹامن سی	10 ملی گرام
فائبر	4.0 گرام ،	کیلشیم	10 ملی گرام
چکنائی	1.2 گرام ،	فولاد	0.3 ملی گرام

پروٹین	1.7 گرام ،	میگنیشیم	12 ملی گرام
تھائمین	0.07 ملی گرام ،	فاسفورس	36 ملی گرام
پوٹاشیم	236 ملی گرام ،	زِنک	0.35 ملی گرام

انار کیلشیم، فاسفورس، فولاد، وٹامن سی اور فولک ایسڈ سے بھرپور ہوتا ہے۔ یہ عمل تکسید کو روکتا ہے، خون کو پتلا کرتا ہے۔ انار فشارِ خون کو معتدل اور دل کی بیماریوں کو کم کرتا ہے۔ یہ دماغی بیماریوں کے ہونے کو روکتا ہے اور شریانوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اچھی صحت کیلئے روزانہ ایک گلاس انار کا جوس پینا انسانی جسم کے لئے بہت مفید ہے۔

جدید تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ انار کا جوس پیٹ پر موجود چربی، فالج، گردوں کے امراض اور پیشاب کی زیادتی کو روکنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ انار میں کھانسی اور یرقان جیسی بیماریوں سے لڑنے کی طاقت موجود ہوتی ہے۔ اس کے پودے کے چھوٹے پتوں کا رس خون کے اخراج کو روکتا ہے اور بچوں میں ہیضہ جیسی بیماری کو روکتا ہے۔ اس کے تنے کی چھال انتڑیوں میں موجود کیڑوں کو نکال باہر پھینکتی ہے اور بڑھی ہوئی تِلی کو بھی کم کرتی ہے۔

آب و ہوا:

انار ایک مشہور پھل ہے جو کہ نیم بنجر، کم درجہ حرارت والے علاقوں سے لے کر نیم استوائی علاقوں میں بہترین پیداوار دیتا ہے اور قدرتی طور پر یہ ان علاقوں میں بہترین فروغ پاتا ہے جو انتہائی سرد یا انتہائی گرم ہوتے ہیں۔ انار کی اچھی پیداوار کیلئے موسم سرما میں زیادہ سردی موسم گرما میں گرم خشک موسم درکار رہتا ہے۔

معتدل درجہ حرارت کے علاقوں میں اگنے والا پھل چھوٹا، کھٹا اور رس کی مقدار کم رکھنے والا ہوتا ہے جبکہ سرد علاقوں میں اگنے والا پھل بہترین رنگ، شکل اور اچھے رس والا ہوتا ہے۔ یہ انتہائی درجہ حرارت کو برداشت کر لیتا ہے۔ اس کا پھل سورج کی روشنی اور تپش میں بہتر پھلتا پھولتا ہے، اگرچہ یہ نیم سایہ میں بھی اگایا جاسکتا ہے۔ اس کا پودا خشک سالی کو بھی برداشت کر لیتا ہے۔

پھل میں دراڑیں پڑ جانا اس کی ظاہری شکایات میں سے ایک ہے جو کہ نمی کے عدم توازن کی وجہ

سے ہوتا ہے کیونکہ یہ پھل مٹی میں موجود نمی اور درجہ حرارت سے بہت حساس ہوتا ہے۔ لمبے عرصے تک خشک سالی اس کے چھلکے کو سخت کر دیتی ہے اور اگر اس کے بعد زیادہ پانی لگایا جائے تو پھل کا گودا بننا شروع ہو جاتا ہے اور چھلکے میں دراڑیں آ جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے انار کی پیداوار خشک علاقوں میں زیادہ ہوتی ہے۔

زمین:

انار کی کاشت مختلف قسم کی زمینوں میں ہو سکتی ہے لیکن بڑے پیمانے پر اگانے کے لئے اچھے پانی کے نکاس والی گہری میرا زمین بہترین سمجھی جاتی ہے۔ پودا بہترین پھلتا پھولتا ہے جب اسے اچھے پانی کے نکاس والی زمین میں بویا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اسے تیزابی خاصیت والی میرا زمین سے لے کر اساسی خاصیت والی میرا زمین تک بہت سی مختلف اقسام کی مٹی میں کاشت کیا جاتا ہے۔

باغ کی بناوٹ:

انار کے باغ کی تیاری بہار کے موسم میں کرنی چاہئے۔ زمین کا انتخاب اور تیاری صحیح طور پر ہونی

چاہیے۔ پودوں کو تین مکعب فٹ کے گڑھوں میں لگایا جانا چاہئے جنہیں بعد میں ریت، قدرتی کھاد اور اوپر والی مٹی (1:1:1) کی تناسب سے بھر دینا چاہئے۔ باغ ایسی جگہ پر بنایا جائے جہاں سورج کی شعاعیں مکمل طور پر آتی ہوں اور ہوا کی رفتار کم ہو۔ پودوں کا باہمی فاصلہ 8 فٹ اور قطاروں کا باہمی فاصلہ 15 فٹ ہونا چاہئے۔ عام طور پر ایک ایکڑ میں 360 پودے لگائے جاتے ہیں۔

باغات کی داغ بیل:

باغ لگانے کیلئے زمین آب و ہوا اور صحیح محل وقوع کا انتخاب بہت ضروری ہے۔ انار کے باغ کیلئے ایسی جگہ منتخب کرنی چاہیے جہاں تیز ہوائیں کم سے کم چلتی ہوں اور سورج کی روشنی زیادہ دیر تک پودوں پر پڑے۔

زمین منتخب کرنے کے بعد 3 مکعب فٹ گہرے گڑھے کھودے جاتے ہیں۔ان گڑھوں میں گوبر کی کھاد اوپر والی مٹی اور بھل یا ریت 1:1:1 کی تناسب سے بھر دیئے جاتے ہیں۔انار کے باغات کی داغ بیل عموماً موسم بہار میں کرتے ہیں۔پودے سے پودے کا فاصلہ 8 فٹ اور قطار سے قطار کا درمیانی فاصلہ 15 فٹ رکھنا چاہیے۔1 ایکڑ میں اوسطاً 360 پودے لگائے جاتے ہیں۔

کھاد:

انار کے پودے کو کھاد کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن بہترین پیداوار کیلئے 40 کلوگرام اچھی گلی سڑی قدرتی کھاد دسمبر کے مہینے میں ڈالی جاتی ہے۔کمزور پودوں کو آدھا کلوامونیم سلفیٹ فروری میں اور آدھا کلو اپریل میں دینی چاہیئے۔تین سال بعد انار کے باغ میں دوسری فصلوں کی کاشت کی جاسکتی ہے لیکن سال میں تین بار چھوٹے پودوں سے جڑی بوٹیوں کا تلف کرنا بہت ضروری ہے۔

آبپاشی:

انار کے پودے کو زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی،انار کا پودہ کافی حد تک خشک سالی کا مقابلہ کر سکتا ہے لیکن موسم گرما میں اچھی پیداوار اور بڑھوتری کیلئے باقاعدہ پانی دینا چاہیے۔انار کے درخت کو 1 سال میں اوسطاً 10-12 پانی لگتے ہیں۔بہترین پیداوار کیلئے مناسب آبپاشی بہت ضروری ہے جبکہ نئے پودوں کو پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے بہ نسبت بڑے پودوں کے۔گرمیوں میں 15 دن کے وقفے سے پانی لگانا چاہیئے اور سردیوں میں 30 دن کے وقفے سے۔

کانٹ چھانٹ:

انار کا پودا قدرتی طور پر ہی اپنی بہت سی شاخیں بنا لیتا ہے۔باغوں میں عمومی طور پر ایک ہی شاخ کو کانٹ چھانٹ کے ذریعے بڑھوتری دی جاتی ہے جو کہ بڑا ہونے پر 12 سے 20 فٹ کے چھوٹے درخت یا ایک بڑی جھاڑی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔سرد علاقوں میں انار کے پودے کو بہت سی شاخوں میں بڑھنے دیا جاتا ہے تاکہ پورے درخت کے ختم ہونے کے خطرے کو کم کیا جاسکے۔انار کا پودا کم وبیش کم کانٹے دار اور سال بعد پتے جھاڑنے والا ہوتا ہے جو کہ چھوٹے،کم چوڑے،لمبوترے،چھوٹی

ٹہنی پر موجود ہوتے ہیں۔

افزائش نسل:

جنگلی انار کے پودے قدرتی طور پر بیجوں سے پیدا ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے اُن علاقوں میں یہ وافر تعداد میں موجود ہوتے ہیں جہاں انار کے درخت پائے جاتے ہیں۔ انار کو قلم کاری اور شاخوں کے جڑوں سے پھوٹنے کے عمل کے ذریعے باآسانی اگایا جاسکتا ہے۔ انار کی افزائش بیج کے ذریعے بھی ہوسکتی ہے لیکن بیج سے پیدا ہوئے انار کم خاصیت اور دیر سے پھل دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے مطلوبہ نتائج کیلئے ایک سال پرانے درخت کی شاخ کی مدد سے قلم کاری یا ائیر لیرنگ (Air Layering) جیسے طریقوں کو اپنایا جاتا ہے۔

ایک سال پرانی شاخ سے انار کی قلم جس کی لمبائی 25-50 سینٹی میٹر اور موٹائی پنسل کے برابر ہونی چاہیے۔ عمومی طور پر قلمیں جنوری یا اگست کے آخر میں لی جاتی ہیں۔ قلم کا دوتہائی حصہ زمین کے اندر ہونا چاہئے۔ قلمیں لگانے کے ایک سال بعد ان قلموں کو باغ میں لگادیا جاتا ہے اور پھر درخت تین سال میں پھل دینے لگ جاتا ہے۔

پھل کی چُنائی:

انار کا پودا تین سال بعد پھل دینا شروع کرتا ہے جبکہ یہ مکمل طور پر پھل دینا 5-7 سال کے بعد شروع کرتا ہے۔ پھل کی چنائی کا وقت خزاں کے درمیان میں شروع ہوتا ہے اور ایک صحت مند پودا 60 سے 80 کلو پھل دے سکتا ہے۔ جب انار کا پھل اچھی طرح پک جائے اسے فوراً برداشت کرلینا چاہیے۔ پھل کو 2 سے 3 ماہ تک ٹھنڈے گوداموں میں رکھا جاسکتا ہے۔

اقسام:

پاکستان میں 30 سے زائد انار کی اقسام زیر کاشت ہیں جن میں سے کچھ مشہور اقسام درج ذیل ہیں:

1 بیدانہ (Seedless):

چھوٹا، پتلے چھلکے والا، پکنے پر سبزی مائل لال رنگ کا اور ہلکے گلابی رنگ کے بیج اس قسم کی

خصوصیات ہیں۔ یہ وسط اگست سے وسط ستمبر تک تیار ہو جاتا ہے اور اس کا ایک پودا 40 کلو تک پھل دیتا ہے۔

(2) میٹھا:

یہ قسم درمیانے موسم میں تیار ہوجاتی ہے اور اس کا پھل اوسط درجے کا ہوتا ہے۔ پکنے پر چھلکے پر گلابی مائل پیلے دھبے ہوتے ہیں۔ رس کی مقدار کم ہوتی ہے اور ایک پودا تقریباً 30 کلو پھل دیتا ہے۔

(3) قندھاری:

یہ کابلی کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ یہ تمام اقسام میں سے بہترین مانی جاتی ہے جس کا پھل بہترین قامت کا، رنگ گہرا سرخ، پتلا چھلکا اور رس بھرا ہوتا ہے۔ اس کا ایک پودا 60 کلو تک پیداوار دے دیتا ہے۔

(4) جھلاری:

اس کا پھل دیر سے پکتا ہے، قامت میں بھی چھوٹا، کم پیداوار والا اور ذائقے میں ترش ہوتا ہے۔ یہ مری، کشمیر، کوئٹہ اور چوآ سیدن شاہ میں جنگلی پودوں کی صورت میں اگتا ہے اور انار دانہ بنانے کے کام آتا ہے۔

بیماریاں:

انار کی زیادہ تر بیماریاں گیلے جس کے موسم میں پھپھوندی لگنے سے ہوتی ہیں۔ جب بارشیں زیادہ ہو جائیں تو نمدار موسم کی وجہ سے بیماریاں لگ جاتی ہیں، انار کی کچھ اہم بیماریاں درج ذیل ہیں:

(1) آلٹرنیریا فروٹ روٹ (Alternaria Fruit Rot)

یہ انار کی سب سے اہم بیماری ہے جو انار کو بہت زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔ اس بیماری کو بلیک ہارٹ (Black Heart) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی پھل کو اندر سے متاثر کرتی ہے اور اس کا لال رنگ

سیاہ رنگ میں بدل دیتی ہے۔

اس بیماری سے بچنے کیلئے باغ کی صفائی وستھرائی، پانی کے نکاس کا اچھا انتظام، نیچے گرے ہوئے پھلوں کی باقیات کو ختم کرنا اور پرانی مردہ شاخوں کو ختم کرنا ضروری ہے۔ پانی کی کمی اور زیادتی بھی اس پھل کو متاثر کرتی ہے۔ جسکی وجہ سے متاثرہ پھل پھٹ کر زمین پر گر جاتا ہے اور اس بیماری کا باعث بنتا ہے۔

2 اسپیریگلس فروٹ روٹ (Aspergillus Fruit Rot)

یہ بیماری عام طور پر بارشوں کے بعد ہوتی ہے جب پھول کھلنے والے ہوں۔ یہ بیماری پھل کو بھی متاثر کرتی ہے اور اس کا وزن کم کر دیتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے انار کے چھلکے کا رنگ بدل جاتا ہے۔ پھپھوندی کش زہر سکالر (Scholar) کا سپرے اس بیماری سے بچاؤ کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

3 گرے مولڈ (Grey Mold)

پھل کو جب کولڈ سٹور میں رکھا جاتا ہے تب اس بیماری کی علامات ظاہر ہوتی ہیں لیکن اگر مناسب پوسٹ ہارویسٹ فنجیسائیڈ کا استعمال کر لیا جائے تو اس بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔ پھپھوندی کش زہر فلوڈی اوکسونائیل (Fludioxonil) اور سکالر (Scholar) کا سپرے اس بیماری سے بچاؤ کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جب انار کو عام درجہ حرارت پر محفوظ کیا جاتا ہے تو اس بیماری کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

کیڑے/وبائیں:

ایفڈز (Aphids) انار کے باغ کو لگنے والی خاص وباء ہے جبکہ سفید مکھی (White Fly)، لیف ہاپر (Leaf Hopper)، گدھیڑی (Milibugs) اور سکیلز (Scales) بھی پھلوں کی پیداوار کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کیڑوں اور وباؤں کو مختلف قسم کی ادویات سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

گدھیڑی کو روکنے کیلئے میلاتھیان (Malathion) 2 ملی لیٹر کو ایک لیٹر پانی میں ڈال کر سپرے کرنا چاہیے جبکہ تھرپس کیلئے Dimethoate 0.06% 1 ملی لیٹر فی لیٹر پانی میں استعمال کیا جائے۔

☆☆☆☆☆

زرعی ٹیکنالوجی اپنائیے

مزید معلومات کیلئے برائے رابطہ:

سینئر وائس پریزیڈنٹ، شعبہ زرعی ٹیکنالوجی

فون نمبر: 051-2840848, 2840842, 2840872, 9240890

زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ، ہیڈ آفس، 1- فیصل ایونیو، پوسٹ باکس نمبر 1400، اسلام آباد

ویب سائٹ: www.ztbl.com.pk